جنگ نہروان

ویکی شیعہ سے
نظرثانی بتاریخ 13:21, 8 نومبر 2016 از Shamsoddin (تبادلۂ خیال | شراکت) (←مآخذ)

(فرق) ←پرانی تدوین | حالیہ نظرثانی (فرق) | →اگلا اعادہ (فرق)

جنگ نہروان	
سلسلۂ محارب: مارقین کے ساتھ جنگ	
وقت	صفر سنہ 38 ہجری
مقام	منطقۂ نہروان
محل وقوع	حدود کوفہ
نتیجہ	خوارج کا خاتمہ۔
سبب	خوارج کا حکمیت کے مسئلے میں امیرالمؤمنین کے خلاف بغاوت
ملک	عراق
فریقین	
امام علی(ع) اور آپکے اصحاب	خوارج
قائدین	
امیرالمؤمنین علی(ع)	عبدالله بن وهب راسبی
نقصانات	
امیرالمؤمنین(ع) کے 10اصحاب کی شہادت	خوارج کے 4ہزار میں سے صرف 10 افراد فرار ہونے میں کامیاب ہوئے باقی سب ہلاک یا زخمی ہوگئے۔

جنگ نہروان امام علی(ع) کے دوران خلافت میں رونما ہونے والی جنگوں میں سے ایک ہے جو جنگ صفین میں حکمیت کے مسئلے میں خوارج کا امام علی(ع) کے کی مخالفت کے بعد سنہ 38 ہجری کو ماہ صفر میں واقع ہوئی۔ یہ جنگ ایک طرف سے امام علی(ع) اور دوسری طرف سے مارقین نامی گروہ جو بعد میں خوارج کے نام سے مشہور ہوئے کے درمیان لڑی گئی۔ اس جنگ میں خوارج کو سخت شکست سے دوچار ہونا پڑا یہاں تک کہ ان کے 4 ہزار میں میں صرف 10 نفر فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے جن میں سے ایک عبدالرحمن بن ملجم مرادی، امیرالمؤمنین(ع) کا قاتل تھا۔

فہرست

خوارج کی پیدایش

تاریخی شواہد اور احادیث کے مطابق خوارج جنگ جمل اور جنگ صفین دونوں میں امام علی(ع) کے لشکر میں تھے۔[1]

امام علی(ع) کے دور حکومت کی جنگیں	مد مقابل لشکر	تاریخ وقوع
جنگ جمل	طلحہ و زبیر کا لشکر	15 جمادی الثانی سنہ 36 ہجری قمری
جنگ صفین	معاویہ کا لشکر	صفر سنہ 37 ہجری قمری
جنگ نہروان	خوارج کا لشکر	صفر سنہ 38 ہجری قمری

لیکن جنگ صفین میں جب معاویہ نے دیکھا کہ وہ شکست سے دوچار ہو رہا ہے تو عمروعاص سے کوئی حیلہ اور فریب کاری کرنے کیلئے کہا جس پر عمروعاص نے قرآن کو نیزے پر بلند کرکے امام علی(ع) کے لشکریوں سے قرآن کی طرف رجوع کرکے اختلافات ختم کرنے کی دعوت دی۔ امام علی(ع)، معاویہ اور عمروعاص کی حیلہ گری اور فریب کاری سے واقف تھے اسلئے اپنے سپاہیوں کو ان کے حیلہ گری اور فریب کاری سے دور رکھنے کی لاکھ کوشش کیا لیکن امام علی(ع) کی شدید مخالفت کے باوجود جنگ سے بیزاری، جانی اور مالی نقصان، لشکریوں کا مختلف قبائل سے تعلق اور عرب کے بدووں کی سطحی نگری کی وجہ سے لشکریوں کی اکثریت معاویہ اور عمروعاص کے فریب میں آگئے یوں جنگ بندی اور حکمیت پر راضی ہو گئے۔[2] [3]

امام علی(ع) کے بعض باوفا اصحاب نے ابتداء ہی سے جنگ بندی کی مخالف کی تھی اور اسے مرتد (یعنی دین سے خارج) ہونے کے مترادف سمجھتے تھے۔[4] لیکن انھی افراد جنھوں نے پہلے جنگ بندی اور حکمیت کو قبول کرنے پر امام علی(ع) کو مجبور کیا تھا، میں سے بعض نے سورہ مائدہ کی آیت نمبر:۴۴ اور سورہ حجرات کی آیت نمبر:۹ سے استدلال کرتے ہوئے معاویہ کی فریبکاری اور حیلہ گری کو دیکھنے کے بعد دوبارہ معاویہ سے جنگ کرنے کا مطالبہ کیا اور حکمیت کے قبول کرنے کو کفر کے مترادف قرار دیتے ہوئے اپنے کئے پر توبہ کیا اور امام علی(ع) سے بھی توبہ کرنے کا مطالبہ کیا اور معاویہ کے ساتھ حکمیت کے مسئلے میں طے پانے والے شروط پر عمل نہ کرنے کی درخواست کی۔ لیکن امام علی(ع) نے ان کی بات قبول نہیں کیا اور فرمایا: ہم نے ایک ایسی چیز کو قبول کیا ہے جسے دوبارہ انکار نہیں کرسکتے۔[5]. اسی طرح امام علی(ع) نے حکمیت کے بارے میں فرمایا: من ابتداء سے

حکمیت کا مخالف تھا لیکن لوگوں کی اصرار پر میں‌نے مجبورا اسے اس شرط پر قبول کیا تھا کہ ہمارے درمیان حاکم، قرآن ہے یعنی ہم‌نے گویا قرآن کی حکمیت کو قبول کیا ہے نہ لوگوں کی۔ یوں امام‌نے معاویہ کے ساتھ جنگ جاری رکھنے کو مالیات کی جمع آوری کے بعد پر موکول کرنے کا اعلان کیا۔[6]

جنگ صفین کی جنگ بندی اور دونوں لشکریوں کا اپنے اپنے منزل مقصود کی طرف واپسی کے بعد حکمیت کے مخالفین، امام علی(ع) سے جدا ہوگئے اور کوفہ کے نزدیک حروراء نامی قریہ میں جمع ہوگئے۔[7] یوں انہوں‌نے ایک گروہ تشکیل دی جسے خوارج کہا جاتا ہے۔

چیدہ افراد

خوارج کے چیدہ افراد جو اس تحریک میں پیش پیش تھے درج ذیل ہیں:

- حرقوص بن زہیر تمیمی
- شریح بن أوفي العبسي
- عبداللہ بن شجرة سلمي
- حمزة بن سنان أسدي
- عبداللہ بن وہب راسبی

البتہ بعض دیگر اشخاص جیسے فروة بن نوفل اشجعي نیز ابتدا میں اس گروہ میں شامل تھا لیکن جنگ نہروان کے شروع ہوتے ہی ان سے جدا ہو گئے۔

درج بالا اسامی سے ظاہر ہوتا ہے کہ عراق کے مشاہیر میں سے کوئی بھی ان میں شامل نہیں تھا بلکہ سب کے سب عرب کے بدو قبائل جیسے قبیلہ بکر بن وائل اور بنی تمیم میں سے تھے۔ [8]

خوارج کا فتنہ

سنہ 37 ہجری قمری کو خوارج زید بن حصین گھر جمع ہوگئے اور عبداللہ بن وہب راسبی کو اپنا امیر منتخب کیا یوں انہوں‌نے باقاعدہ سیاسی اور نظامی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ انہوں‌نے حکمیت کو قبول کرنے کے بعد کوفہ میں رہنے کو حرام قرار دیا اور مدائن ہجرت کرنے کا ارادہ کر لیا لیکن مدائن میں امام علی(ع) کے پیروکاروں کی موجودگی کی وجہ سے بعض‌نے وہاں جانے کو مصلحت نہ جانا اور نہروان کو اپنا منزل مقصود قرار دیا۔[9]

بہت مختصر ایام میں سب پر حکمیت کے مسئلے میں معاویہ کی فریبکاری اور حیلہ گری عیاں ہو گئی تو امام علی(ع)نے بھی اپنی مخالفت ظاہر کی اور معاویہ کے ساتھ دوبارہ جنگ کیلئے اپنے سپاہیوں کو فوجی کیمپ میں جمع ہونے کا اعلان کیا۔ آپ(ع)نے خوارج کو بھی اس جنگ میں ساتھ دینے کی دعوت دی لیکن انہوں‌نے آپ(ع) کی اس دعوت پر منفی رد عمل ظاہر کیا۔[01]

خوارج‌نے نہروان جاتے ہوئے بہت سارے جنایات کا ارتکاب کیا اور کافی سارے بے گناہا افراد کو قتل کیا ان میں عبداللہ بن خباب بن ارت جن کے والد گرامی خباب بن ارت پیغمبر اکرم(ص) کے اصحاب میں سے تھے، سر فہرست ہے۔ خوارج‌نے انہیں ان کی بیوی کے ہمراہ جو کہ حاملہ تھی کوبے دردی سے شہید کیا۔ ان جنایتوں کی خبر امام(ع) تک پہچی تو آپ(ع)نے اپنے سپاہیوں کو جو معاویہ کے ساتھ جنگ کیلئے صفین کی طرف جارہے تھے کو نہروان کی طرف جانے کا حکم دیا۔[11]

جنگ

جنگ صفین کے بعد تقریبا 6 مہینے تک خوارج اپنے اعتراضات اور مطالبات پر مصر رہے تو امام علی(ع)نے عبداللہ بن عباس اور صعصعۃ بن صوحان کو انے کے ساتھ مذاکرات کیلئے بھیجا لیکن انہوں‌نے ان دونوں کی بات نہ سنی اور دوبارہ امام کے لشکر میں واپس آنے سے انکار کیا۔ اس کے بعد امام‌نے بارہ افراد کو معین فرمایا اور خوارج سے بھی انھی تعداد میں افراد معین کرنے کو کہا جنھوں‌نے آپس میں مل بیٹھ کر مذاکرات شروع کیا۔[21]

اس دوران امام علی(ع)نے خوارج کے سرکردگان کی طرف ایک خط بھی لکھا جس میں ان سے دوبارہ امام کی طرف پلٹنے کی دعوت دی لیکن عبداللہ بن وہب‌نے صفین کے واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امام علی(ع) کو مرتد کہا اور ان سے توبہ کرنے کا مطالبہ کیا۔ ان سب کے باوجود امام(ع)نے مختلف افراد جیسے قیس بن سعد اور ابو ایوب انصاری کے توسط سے خوارج کو اپنی طرف آنے کی دعوت دی اور انہیں امان دنے کا اعلان کیا۔ [31] لیکن جب آخر کار امام علي(ع) ان کے تسلیم ہونے سے ناامید ہوگئے تو اپنے لشکر میں سے 4000 افراد پر مشتمل سپاہیوں کی ساتھ خوارج کے مد مقابل کھڑے ہوگئے یوں جنگ کا آغاز ہوا۔ یہاں بھی امام‌نے اپنے سپاہیوں کو تاکید کیا کہ کھبی بھی جنگ میں پہل نہ کیا جائے یہاں تک کہ خوارج کی طرف سے جنگ کا آغاز ہوا۔[41]

خوارج کی تعدا

جنگ سے پہلے امام علی(ع) کا مسالمت آمیز اقدامات کی وجہ سے خوارج میں سے فروہ بن نوفل سمیت 500 افراد خوارج کی صفوں سے جدا ہوگئے۔ [51] تاریخی شواہد بتاتی ہیں کہ خوارج کے 4000 لشکر میں سے صرف 1800 افراد گھڑسوال اور 1500 افراد پیادہ، امام علی(ع) کے مدمقابل باقی رہے باقی کسی نہ کسی طرح میدان چھوڑ کر چلے گئے تھے۔[61]

جنگ کا انجام

جنگ کے شروع ہوتے ہی خوارج کا لشکر یا قتل ہوئے یا زخمی ہو گئے 400 کی تعداد میں زخمیوں کو انکے گھر والوں کی تحویل میں دی گئی جبکہ اس کی مقابلے میں امام علی(ع) کے لشکر سے بہت کم تعداد شہید ہوئے جنکی تعداد 10 نفر بھی نہیں تھی۔ خوارج میں سے کم از کم 10 نفر میدان سے بھاگ گئے جن میں سے ایک عبدالرحمان بن ملجم مرادی(لعن) تھا جس نے بعد میں امام علی(ع) کو شہید کیا۔[71]

حوالہ جات

1. نصر بن مزاحم، وقعة صفين، ص ۳۴۹؛ طبری، تاریخ، ج ۴، ص ۵۴۱
2. نصر بن مزاحم، وقعۃ صفین، ص ۴۸۴؛ ابن‌قتیبہ، الامامۃ و السیاسۃ، المعروف بتاریخ الخلفاء، ج ۱، ص ۱۰۴؛ احمد بن یحیی بلاذری، جُمَل من انساب الاشراف، ج ۳، ص ۱۱۰
3. جعفر سبحانی، بحوث فی الملل و النحل، ج ۵، ص ۷۵
4. نصر بن مزاحم، وقعۃ صفین، ص ۴۸۴؛ احمد بن یحیی بلاذری، جُمَل من انساب الاشراف، ج ۳، ص ۱۱۱-۱۱۲
5. بلاذری، ج۲، ص۳۵۹
6. بلاذری، ج۲، ص۳۴۹
7. نصر بن مزاحم، وقعة صفين، ص ۵۱۳-۵۱۴؛ احمد بن یحیی بلاذری، جُمَل من انساب الاشراف، ج ۳، ص ۱۱۴، ۱۲۲؛ طبری، تاریخ، ج ۵، ص ۶۳، ۷۲، ۷۸؛ مسعودی، مروج، ج ۳، ص ۱۴۴
8. بلاذری، ج۲، ص۳۵۰
9. دینوری، اخبارالطوال، صص ۲۰۳-۲۰۴.
10. بلاذری، انساب الاشراف، ج۲، ص ۳۶۶.
11. طبری، تاریخ، ج ۵، ص ۸۰-۹۲.
12. بلاذری، انساب الاشراف، ج۲، ص ۳۵۲.
13. بلاذری، انساب الاشراف، ج۲، ص ۳۷۰.
14. دینوری، اخبارالطوال، ص ۲۱۰.
15. دینوری، اخبارالطوال، ص ۲۱۰.
16. بلاذری، انساب الاشراف، ج۲، ص ۳۷۱.
17. بلاذری، انساب الاشراف، ج۲، صص ۳۷۳-۳۷۵.

مآخذ

- ابن منظور، *لسان العرب*، نشر ادب حوزه، قم
- بلاذری، *انساب الاشراف*، تحقیق محمدباقر محمودی، موسسہ اعلمی، بیروت
- جعفریان، *تاریخ الخلفاء*، مبحث جنگ نہروان
- دینوری، *اخبار الطوال*، ترجمہ مہدوی دامغانی، بنیاد فرہنگ ایران، تہران
- طبری، تاریخ، بیروت، موسسہ اعلمی
- مسعودی، *مروج الذہب*، ترجمہ ابوالقاسم پاینده، انتشارات علمی و فرہنگی، تہران
- *نہج البلاغہ*
- یعقوبی، *تاریخ یعقوبی*، ترجمہ ابراہیم آیتی، بنگاه ترجمہ و نشر کتاب، تہران

امام علی علیہ السلام

م ب ت

القاب	زوج البتول • ابو تراب • امیرالمؤمنین • صدیق اکبر • فاروق • یعسوب الدین • ابو الریحانتین • ابو السبطین • ساقی کوثر		
اقرباء	نسب	اجداد	عبدالمطلب بن ہاشم • ہاشم بن عبد مناف • عبد مناف بن قصی • قصی بن کلاب
		والدین	ابوطالب • فاطمہ بنت اسد
	ازواج		فاطمہ • ام البنین • اسماء بنت عمیس • امامہ بنت ابوالعاص • خولہ • ام حبیب • لیلا • ام سعید

	اولاد	امام حسن (ع) • امام حسین (ع) • زینب(س) • ام کلثوم • محسن • عباس • محمد بن حنفیہ • رقیہ • عمر • جعفر • عثمان • عبداللہ • محمد اصغر • عبیداللہ • یحیی • ام الحسن • رملہ • نفیسہ • ام ہانی • ابوبکر
اصحاب		شرطۃ الخمیس • سلمان • ابوذر • مقداد • عمار • کمیل • میثم تمار • مالک اشتر • اویس قرنی • اصبغ بن نباتہ • ابوایوب انصاری • ← دیگر
فضائل	آیات	آیت ولایت • آیت اولی الامر • آیت تطہیر • آیت مباہلہ • آیت صادقین • آیت خیر البریہ • آیت اکمال • آیت تبلیغ • آیت انذار • آیت اخوت
	احادیث	حدیث مدینۃ العلم • حدیث رایت • حدیث کساء • حدیث غدیر • حدیث وصایت • حدیث منزلت • حدیث یوم الدار • حدیث سد الابواب • حدیث لولاک
	وقائع	ازدواج حضرت علی و فاطمہ • رد الشمس • واقعۂ غدیر • عید غدیر • لیلۃ المبیت • مباہلہ • پنجتن آل عبا • اصحاب کساء
حکومت		جنگ جمل • جنگ صفین • جنگ نہروان • حکمیت
کلام	نہج البلاغہ: خطبات	شقشقیہ • غَرّاء • اشباح • قاصعہ • متقین • امام علی(ع) کا خطبہ الف کے بغیر • خطبہ نقطوں کے بغیر • خطبہ تطنجیہ
	نہج البلاغہ: مکاتیب	امام حسن(ع) کے نام • مالک اشتر کا عہدنامہ • عثمان بن حنیف کے نام
	نہج البلاغہ: دیگر	• کلمات قصار • ← سانچہ: نہج البلاغہ
		غرر الحکم و درر الکلم
دیگر		ذوالفقار • سقیفۂ بنی ساعدہ • چھ رکنی شوری • مصحف امام علی(ع) • روضہ • سانچہ:امام علی(ع) کی تقویم حیات • ابن ملجم مرادی
کتابیات		خصائص امیرالمؤمنین(نسائی) • کفایۃ الطالب • جواہر المطالب • فضائل امیرالمؤمنین (ابن حنبل) • مناقب ابن مغازلی • مناقب مرتضوی • ←دیگر

زمرہ: امام علی کے جنگیں

- آخری بار تدوین 13:21, 8 نومبر 2016 کو کی گئی۔
- اِس صفحہ تک 828 مرتبہ رسائی کی گئی